☆☆☆ایک دیا بجھا اور بڑھی تاریکی!!!☆☆☆

پروفیسر عبدالجبار شاکر کا سانحہ ارتحال

مولانا محمد یوسف انور

پچھلے دنوں مجلس احرار کی آخری نشانی مولانا مجاہد الحسینی نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی جانیوالی اپنی تازہ تالیف کی تقریب رونمائی یہاں ایک ہوٹل میں منعقد کی جس کے مہمان خصوصی ہمارے فاضل دوست پروفیسر عبدالجبار شاکر تھے اس خوبصورت تقریب میں ہر طبقہ سے اہل علم اور ممتاز حضرات مدعو تھے۔ پروفیسر صاحب تشریف لائے اور سیرت پر اپنے مخصوص اسلوب خطابت سے محظوظ فرمایا ان کے حکمت و دانش بھرے جملے آج بھی کانوں میں رس گھول رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک کامل و مکمل معلم کے لئے ذیل کے معیاروں پر اترنا ضروری ہے۔

☆اس کی زندگی کا کوئی پہلو پردہ میں نہ ہو☆اس کی زبانی تعلیم کے مطابق اس کی عملی مثال بھی سامنے ہو☆اس کی اخلاقی زندگی میں یہ جامعیت ہو کہ وہ انسانوں کے ہر کارآمد گروہ کے لئے اپنے اندر اتباع و پیروی کا سامان رکھتی ہو۔

انہوں نے کہا کہ تنقید کے ان معیاروں پر اگر ہم سارے انبیاء اور مذاہب کے بانیوں کی زندگیوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ان میں سے کسی کی زندگی بھی پیغمبر اسلام کی حیات مبارکہ کے برابر جامع کمالات نہیں کوئی پیغمبر یا بانی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی زندگی کا ہر پہلو اس طرح ہمارے سامنے بے نقاب ہو کہ گویا وہ خود ہمارے سامنے موجود ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک توراۃ کے ایک ایک ورق پر نگاہ ڈالتے جاؤ ان کی معصوم زندگی کے حالات کی کتنی سطریں تمہارے سامنے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تینتیس برس کی زندگی میں سے صرف تین برس کا حال ہم کو معلوم ہے ان تین برسوں کے حالات میں سے بھی معجزات وخوارق کے سوا کوئی اور حال بہت کم معلوم ہے ان انبیاء کے علاوہ ہندوستان ایران اور چین کے بانیان مذاہب کی اخلاقی زندگیوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ اس کے لئے دنیا میں کوئی سامان ہی موجود نہیں کیونکہ ان کی اخلاقی زندگی کے ہر پہلو پر ناواقفیت کا پردہ پڑا ہوا ہے صرف اور صرف اسلام ہی کے معلم کی زندگی ایسی ہے جس کا حرف حرف دنیا میں محفوظ اور سب کو معلوم ہے اور بقول باسورتھ سمتھ کے کہ یہاں (سیرت محمدی) پورے دن کی روشنی ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو روز روشن کی

طرح نمایاں ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم کہ میرے ہر قول اور عمل کو ایک دوسرے تک پہنچاؤ محرمان راز کو اجازت تھی کہ جو مجھے خلوت بھی کرتے دیکھو اس کو جلوت میں برملا بیان کرو جو حجرہ میں کہتے سنو اس کو چھتوں پر چڑھ کر پکار والا فلیبلغ الشاھد الغائب غرضیکہ پروفیسر صاحب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت و عظمت پر فصاحت و بلاغت کے دریا بہاتے چلے جارہے تھے۔

"تقریب کے اختتام پر ہم نے اکٹھے کھانا کھایا اور کچھ دیر گفتگو و گپ شپ رہی لیکن کیا معلوم تھا کہ یہ نشست ان سے آخری ملاقات ثابت ہوگی پروفیسر صاحب نے بارہا فیصل آباد میں علمی و ادبی محفلوں سے خطاب کیا جن میں سے زیادہ تر ان سطور کے راقم کی درخواست و فرمائش پر وہ تشریف لائے مدت حدید سے ان سے شناسائی اب خاصی دوستی میں تبدیل ہو چکی تھی فرمایا کرتے کہ مصروفیات کے باوجود میں آپ کو انکار نہیں کرسکتا کیونکہ آپ ہمارے اکابر کی روایات کے امین ہیں۔

پروفیسر صاحب بفضلہٖ جدید و قدیم علوم کے ماہر اور ایک مفکر و مدبر کے طور پر جانے پہچانے جاتے تھے عصر حاضر کے تقاضوں اور نت نئے مسائل کا حل وہ قرآن و سنت کی صافی تعلیمات سے واضح فرماتے علوم قرآنیہ اور سنت و سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا گہرا مطالعہ تھا جو ان کی تحریروں' علمی کتب پر تقریظوں اور حاشیوں سے نمایاں ہوتا ہے' ان کے منفرد لہجہ اور طلسماتی مسکراہٹ و خطابت سے سامعین پر ایک چاشنی و گرویدہ پن طاری ہو جاتا یہ کوئی مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ ان کے بیان و کلام میں ذخیرہ الفاظ کی ایسی فراوانی ہوتی کہ حاضرین عش عش کر اٹھتے اور بے پناہ داد دیتے اقبالیات کے موضوع پر وہ اہل فکر و دانش میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے۔ آغا شورش کاشمیری کے بعد مجلس اقبال کے روح رواں ہمارے ممدوح پروفیسر عبدالجبار شاکر ہی ہوتے۔ علامہ اقبال کی شاعری و فلسفہ اور فکری آگہی پر ملک اور بیرون ملک منعقد ہونیوالی مجالس میں ان کی شرکت رہتی یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ممالک' بھارت و بنگلہ دیش میں عالمی سطح کے سیمینار اور مذاکروں میں انہیں ایک منجھے ہوئے اور معتدل عالم دین اور سکالر و دانشور کے طور پر مدعو کیا جاتا' ان تمام اوصاف و فضیلتوں کے باوجود ان کی طبیعت میں تواضع و انکساری اور سادگی تھی' وہ بیحد ملنسار اور اسلامی اخلاق و اقدار کے لحاظ سے اجلی سیرت و صورت کے مالک تھے عالی منصب اور بلند مرتبت ہوتے ہوئے بھی ان میں تصنع و تکلف کو کوئی دخل نہ تھا' عام بسوں یا تانگوں رکشوں میں آنے جانے کو عار نہ سمجھتے ان کے ایک بیرون ملک کے سفر کا احوال ان کے ہمسفر جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری نے روزنامہ "پاکستان" میں 15 اکتوبر کے

اپنے کالم میں خوب ذکر کیا ہے کہ وہ ایک مرددرویش اور علم وکتاب کے عاشق زار تھے' منکسر المزاج' عبادت گزار اور نیک خوانسان تھے مرنجاں مرنج اور خوش گفتار ایسے کہ ان کی تقاریر وخطبات واقعتا دل کو کھینچنے اور دماغ میں جگہ بنانے والے ہوتے'' میرے خیال ووجدان میں بلاشبہ وہ ایک ایسی عالمی شخصیت بن چکے تھے جس پر ہم فخر کررہے تھے

پروفیسر صاحب نے جامعہ سلفیہ میں تقریب بخاری کے دوتین موقعوں پر حجیت حدیث اور محدثین و سلف صالحین کی خدمات پر جو تقاریر کی ہیں اگر ان کا ریکارڈ ہو تو ان کی اشاعت سے علماء واساتذہ اور طلبہ کی معلومات میں اضافہ ہوسکتا ہے نیز ایک تاریخی وعلمی دستاویز ہوسکتی ہے۔

پروفیسر صاحب فاضل درس نظامی اور گریجویٹ اور اقبالیات میں ایم فل تھے وہ مختلف کالجز میں تدریسی خدمات انجام دینے کے علاوہ ڈائریکٹر پبلک لائبریری پنجاب بھی رہے انہوں نے بہت سی کتب کے دیباچے اور مقدمے لکھے اور بیشمار ٹی وی پروگراموں میں علمی وادبی اور پیچیدہ مسائل کے موضوعات میں شریک رہے زبان وادب پر ان کی مہارت اور ملکہ کو ہر مقام پر سراہا جاتا لاہور میں ملتان روڈ پر منصورہ کے حبیب پارک میں بیت الحکمت کے نام سے وسیع وعریض لائبریری قائم کی جس کا شمار ملک کی چند معروف لائبریریوں میں ہوتا ہے جہاں تفسیر' سیرت' تقابل ادیان' قوانین' علوم اسلامیہ' اردو' فارسی ادب اور عربی لٹریچر کی ہزارہا کتابیں اور نایاب مخطوطات ومقالات اس لائبریری کی زینت ہیں آج کل وہ فیصل مسجد اسلام آباد کے مقبول خطیب اور اسلامک یونیورسٹی ڈائریکٹر الدعوہ اکیڈمی تھے۔

پروفیسر صاحب کا اچانک سانحہ ارتحال ملک بھر میں بجلی بن کر گرا جامعہ سلفیہ سے پرنسپل جناب محمد یٰسین ظفر نے جب ان کی وفات کی غمناک خبر سنائی تو چند لمحات سکتہ میں گزرے ماضی قریب میں یکے بعد دیگرے جو علماء وفضلاء رحلت کر گئے تھے ابھی تو ہم ان کی جدائیوں کے زخم سہلا رہے تھے بہرحال ہم رب العالمین کی رضا پر راضی ہیں اس کے ہر امر میں حکمتیں کارفرما ہیں شیخوپورہ میں مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی نماز جنازہ میں ملکی وملی قائدین' دینی وسیاسی جماعتوں کے سربراہ' وکلاء' ہائی کورٹس کے جج اور علماء اور صحافی دیکھنے میں آئے بلکہ تمام طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل تھے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بھرپور دینی وملی اور ملکی خدمات کو قبول ومنظور فرما کر ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے خاندان وحلقہ واحباب کو صبر وحوصلہ کی توفیق دے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆